سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

بدھ،2۔مئی2018

(یوم الاربعاء،15۔شعبان المعظم1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35:شمارہ 4

169

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل یکم مئی 2018 کی بجائے، زیر قاعدہ (2)27)

(حصہ اوّل)

مسودہ قانون

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017

DR SYED WASEEM AKHTAR: to move that the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

DR SYED WASEEM AKHTAR: to move that the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 be passed.

170

حصہ دوئم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1-	چودھری عامر سلطان چیمہ:	صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی بحالی کو خوش آئند قرار دیتا ہے۔ نیز یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے مضافات میں تمام سہولیات سے مزین بین الاقوامی معیار کا ایک نیا اور بڑا اسٹیڈیم تعمیر کیا جائے۔
2-	ڈاکٹر نوشین حامد:	یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر بھر میں سیف سٹی پروجیکٹ کے تحت کیبل کی تنصیب کے وقت توڑی گئی سڑکوں کی فی الفور مرمت کی جائے۔
3-	جناب آصف محمود:	راولپنڈی اور چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ کے عوام پینے کے پانی کی شدید قلت کا شکار ہیں۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خان پور ڈیم کی گنجائش بڑھانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں تاکہ راولپنڈی کے شہریوں کو جلد از جلد پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔
4-	محترمہ سعدیہ سہیل رانا:	اس ایوان کی رائے ہے کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں پریکٹیکل امتحانوں میں ہونے والی بے ضابطگیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔
5-	ملک تیمور مسعود:	یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام پبلک مقامات پر سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے جائیں نیز ان کیمروں کی باقاعدہ چیکنگ اور مانیٹرنگ کو یقینی بنایا جائے۔

171

(ب) سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018** (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018** (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 منظور کیا جائے۔

173

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

بدھ، 2- مئی 2018

(یوم الاربعاء، 15- شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾

سورة حٰمٓ السجدة آيات33تا36

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں (مسلمان) ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت

کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35) اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے(36)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

درِ نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا
اسی توقع پر جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہِ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہو گا
جو دل سے ہے مائلِ پیمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نواء کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .I am sorry جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ تشریف رکھیں ناں۔ میں آپ کی بات سنوں گا۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب میں پہلے بات کرنا چاہ رہا تھا تو آپ نے کہا کہ میں بات کر رہا ہوں اور آپ سوالات announce کرنے لگے۔ اب میں بات کرنا چاہ رہا ہوں اور آپ مہربانی کریں مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

میڈیا پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے نازیبا الفاظ کو واپس لینے اور معذرت کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب پرسوں اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا تو ہم اسمبلی سے باہر جا رہے تھے۔ رانا ثناء اللہ خان وہاں پر میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے اور ہمیں نہیں پتا کہ انہوں نے میڈیا پر کیا کہا لیکن جب ہم راستے میں تھے اور گھروں پر پہنچے تو جو کچھ نیشنل چینلز اور الیکٹرونکس میڈیا پر چل رہا تھا وہ انتہائی افسوسناک بات تھی۔ یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے رانا ثناء اللہ خان کو بالکل خیال نہیں آتا کہ وہ کس موضوع پر بات کر رہے ہیں، وہ ختم نبوت کا مسئلہ تھا، فیصل ٹاؤن میں 14 قتل کا مسئلہ تھا، انہوں نے اتنا حساس معاملہ ختم نبوت پر بھی جو ہرزہ سرائی کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دین کا حساس معاملہ ہے یہ اس پر ٹامک ٹوئیے مارتے ہیں اور بعد میں معافیاں مانگتے پھرتے ہیں۔ انہیں خواتین سے کیا بیر ہے۔۔۔ (شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، خواتین ان کی بھی مائیں اور بہنیں ہیں اور ہم سب کی بھی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ خواتین کے بارے میں انتہائی نازیبا گفتگو کرتے ہیں۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر یہ بات ہوئی ہے تو ہمیں نہیں پتا لیکن ایوان میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ اگر ایوان میں یہ بات ہوئی ہوتی تو یہ باہر جا کر جواب دیتے۔ ایوان میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا عورتیں صرف ایوان کے اندر ہیں، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں ذرا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ سے request کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات سن لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی بات سن رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خواتین کسی بھی پارٹی کی ہوں وہ ہماری مائیں ہیں، بہنیں ہیں اور بیٹیاں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بے شک۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ اس قوم کی بیٹیاں ہیں ان کے بارے میں کسی کا نام لے کر اس قدر زیادہ اس کی تضحیک اور توہین کرنا، اس طرح کے نازیبا کلمات اور جملے ان کے بارے میں کسنا، یہ میری زبان کو بھی زیب نہیں دیتا کہ میں وہ الفاظ یہاں پر کہوں، جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے رات کو معذرت کر لی اور بہت اچھا کیا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بڑا اچھا کیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے بعد ترجمان حکومت پنجاب نے بھی معذرت کر لی اور condemn کیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ ایوان smooth چلے تو رانا ثناءاللہ خان کو اپنا بیان واپس لینا ہو گا اور اس پر معذرت کرنی ہو گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جہاں میری بہن اور بیٹی بیٹھی ہے یا ماں بیٹھی ہے وہ پوری قوم کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں جو اس طرح کے سارے اجتماع اور جلسوں کے اندر جاتی ہیں ان کے بارے میں اس طرح کے گندے اور رکیک قسم کی جملہ بازی کی جائے، ان کا تمسخر اڑایا جائے اور ان کی توہین کی جائے تو یہ کسی طور پر قابل برداشت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر ہمارے کئی ممبران کی طرف سے یہ مذمتی قرارداد دی گئی ہے اور میں نے بھی جمع کروائی ہے۔ اگر رانا ثناءاللہ خان اپنی بات پر معذرت کرتے ہیں اور اپنا بیان واپس لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہماری یہ قرارداد ادھر آئے گی اور ہم یہ چاہیں گے کہ ایوان کے اندر یہ مذمتی قرارداد کو take up کریں اور اس پر یہاں بات کریں تو پھر پتا چلے گا کہ مسلم لیگ (ن) والے عورتوں کی عزت اور ووٹ کی عزت کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بے شک عزت کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ خواتین جو اس قوم کا 52 فیصد ہیں ان کی عزت یہ کرتے ہیں یا نہیں ؟

جناب سپیکر: جی، بات سنیں ناں۔ اگر وہ عزت نہ کرتے تو چیف منسٹر پنجاب کیوں معذرت کرتے اور یہاں حکومت کے spokesman کیوں معذرت کرتے ؟ یہ بات اچھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو انہوں نے کہا ہے اس کی سرزنش کریں۔ وہ تو 52 فیصد خواتین ہیں اور کروڑوں کی تعداد میں ہیں خواہ ان کا تعلق کسی پارٹی سے ہو۔

جناب سپیکر: جی، ان سے پوچھتے ہیں۔ اگر وہ ادھر ہیں تو آجائیں، بھائی!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب کی مائیں بہنیں سانجھی ہیں اور ہمارے لئے سب قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: بے شک۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک چیز اسمبلی میں discuss ہی نہیں ہوئی اور اگر یہ دیکھنا ہے تو ہمیں across the board دونوں طرف سے دیکھنا ہے کہ ہماری محترم خواتین کے متعلق دونوں sides سے کیا کیا کچھ نہیں کہا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جس نے بھی کہا ہے انہوں نے اچھا نہیں کیا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ جناب سپیکر! میاں محمود الرشید کی بڑی اچھی بات ہے اور ہم اس کو appreciate کرتے ہیں لیکن کاش! اس پر سیاست نہ کی جاتی۔ پرسوں بھی مینار پاکستان پر جلسہ ہوا تو وہاں پر بھی ایک حوا کی بیٹی کی harassment کی گئی، یہی دہرا معیار ہے، یہ ان کا رویہ ہے جو یہ بات نہیں سنتے ، میں سمجھتا ہوں کہ عائشہ گلالئی کا Blackberry بھی پیش کیا جائے، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Teryon کو بھی پایا دیا جائے، وہ بھی حوا کی بیٹیاں ہیں اور قابل احترام ہیں لیکن یہ خواتین کی عزت کیوں نہیں کرتے۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے
"خواتین کو عزت دو" کی نعرے بازی)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے بات کی اور میں نے مذمت کی۔ پرسوں مینار پاکستان پر ایک حوا کی بیٹی کی جس طرح پی ٹی آئی کے عہدیداروں نے harassment کی وہ قابل مذمت ہے۔ اس کی مذمت کون کرے گا، عمران خان صاحب کریں گے؟ نہیں کریں گے۔ یہی دہرا پن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حوا کی بیٹیوں کی بے حرمتی کرنا ان کا مشن ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے
"خواتین کو عزت دو" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم کسی اور کی معذرت قبول نہیں کریں گے رانا ثناءاللہ خان کو خود آکر معذرت کرنی ہوگی۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں، ان کا انتظار کرتے ہیں ان کو دیکھتے ہیں کہ آتے ہیں اور آج ایوان میں تشریف لاتے ہیں تو پھر ان سے بات کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہ خود آکر یہاں معذرت کریں۔۔۔

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آئیں گے تو پھر اس پر بات کریں گے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،

No point of order, please have your seat. Please have your seat. I say please have your seat.

میں نے ان کا نام بول دیا ہے ان کا سوال ہے ان کو اپنا سوال پوچھنے دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! خواتین کسی بھی پارٹی کی ہوں وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں رانا ثناءاللہ خان کو یہاں آکر معذرت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شاباش۔ آپ کا شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7497 ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، Order please Order, Order in the House. جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیل ملازمین کو رسک الاؤنس دینے اور رہائش گاہوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7497: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیل وارڈنز اور دیگر اہلکار و افسران کو محکمہ پولیس کی طرح کب تک رسک الاؤنس دیا جائے گا پولیس کے اہلکاران کو کتنا کتنا رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے اور جیل کے ملازمین کو کتنا کتنا تجویز کیا جا رہا ہے، تفصیل کیٹیگری وار فراہم کریں؟

(ب) جیل کے مختلف سطح کے ملازمین کی فیملی کے لئے ہر جیل کے ساتھ کتنی رہائش گاہیں موجود ہیں، مزید کتنی رہائش گاہیں مالی سال 17-2016 میں نئی تعمیر کی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر):

(الف) محکمہ پنجاب پولیس کی طرح محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں تا حال کوئی رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے اور نہ ہی اس بابت کوئی تجویز تا حال زیر غور ہے۔ محکمہ جیل خانہ جات کے ملازمین کو بنیادی پے سکیل 2008 کی بنیادی تنخواہ بطور پریزن الاؤنس 29-10-2009 سے دیا جا رہا ہے، علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SO(Prs)18-24/2012 مورخہ 10-05-2016 کے تحت ہائی سیکورٹی پریزن، ساہیوال پر تعینات جملہ سٹاف کو بنیادی تنخواہ بطور HSP الاؤنس دیئے جانے کی منظوری دی ہے۔

(ب) جیل کے مختلف سطح کے ملازمین کے لئے ہر جیل کے ساتھ رہائش گاہیں موجود ہیں جن کی تعداد 1582 ہے جبکہ مالی سال 17-2016 میں گریڈ 1 سے 10 سکیل تک کے ملازمین کے لئے 22 جیلوں پر 28 عدد فی جیل ڈبل سٹوری رہائش گاہیں تعمیر کی جائیں گی اور غیر شادی شدہ ملازمین کے لئے 23 جیلوں پر ڈبل سٹوری وارڈر لائن تعمیر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ یہ جو میاں محمود الرشید نے نکتہ اٹھایا ہے یہ بڑا valid ہے اور آپ اپنے خصوصی اختیارات کے تحت وزیر قانون کو یہ گزارش کریں کہ وہ ایوان میں تشریف لائیں اور وہ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر! اس میں معزز ایوان کی عزت ہے اور اُن کی بھی عزت اسی کے اندر ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ سن رہے ہوں گے اگر یہاں بیٹھے ہوں گے تو ان کو آنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مہربانی۔ جز (ب) کے حوالے سے مجھے یہ ضمنی سوال کرنا ہے، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہر جیل کے ساتھ رہائش گاہیں موجود ہیں جن کی تعداد 1582 ہے۔ اب جو جیلوں کی تعداد ہے وہ میرے خیال میں بیس سے اوپر ہے یا غالباً اس سے بھی زائد ہے۔ ہر ضلع کے اندر جیل موجود ہے۔

جناب سپیکر: ہر ضلع کے اندر نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کچھ ضلع نہیں ہوں گے لیکن بہر حال یہ 22 جیلوں کا انہوں نے لکھا ہوا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور جیل کے اندر کتنے ملازم ہیں اور وہاں کتنی رہائش گاہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بہاولپور جیل میں کتنے ملازم ہیں اور ان کے لئے کتنی رہائش گاہیں ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! ان کو فیصل آباد کا نہیں پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: ان کو سب کچھ پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ بہاولپور سنٹرل جیل میں کل 85 رہائش گاہیں ہیں اور 910 ملازم ہیں۔ بہاولپور میں دو جیلیں ہیں، ایک borstal jail ہے اور دوسری central jail ہے۔ جہاں تک borstal jail کا تعلق ہے تو اس کی 47 رہائش گاہیں ہیں اور 910 ملازم ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ غور سے سن رہے ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جی، میں سارا سن رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! اگر کوئی رہائش گاہوں کی کمی ہے تو حکومت ان کو بنا کر دے رہی ہے اور پوری کوشش کر رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر اگر یہاں پر کوئی کمی ہے، یقیناً کہیں ہے تو اس پر حکومت پوری کوشش اور کاوش کر رہی ہے کہ تمام ملازمین جو وہاں پر رہنا چاہیں ان کو سہولتیں فراہم کر دی جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ابھی آپ نے جواب ساعت فرمایا ہے کہ ملازم سنٹرل جیل میں 900 سے اوپر ہیں اور رہائش گاہیں 85 ہیں۔ یہ کوئی comparison نہیں ہے اور جیل میں صورتحال یہ ہے کہ ہر سال، دو سال کے بعد ملازم وارڈن کا تبادلہ کر دیتے ہیں۔ اب بہاولپور سے اگر کسی وارڈن کا راجن پور تبادلہ ہو جائے تو جب وہ وہاں پہنچے گا تو وہاں پر بھی یہی کیفیت ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا نہیں ہے لیکن وہاں پر بھی چند رہائش گاہیں ہوں گی۔ اب وہ غریب ملازم وہاں پہنچتا ہے، اگر وہ وہاں جا کر ڈیوٹی join نہیں کرتا تو نوکری سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ اب ایک وہ اپنا خرچہ کرے، پھر اس کی فیملی بہاولپور میں خرچہ کرے۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ اتنی تعداد ہے، اتنے ملازمین ہیں، اتنے کوارٹرز ہیں۔ اب اگر آپ زیادہ کوارٹرز بنوانا چاہتے ہیں تو ان کو اعتراض نہیں ہے۔ آپ اس کے بارے میں اپنی تجویز لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پچھلے پانچ سال اقتدار میں رہے ہیں، پچھلے پانچ سالوں میں انہوں نے بہاولپور میں کتنی رہائش گاہیں تعمیر کروائی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بہاولپور کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! انگلش میں بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، انگلش میں یہاں اجازت نہیں ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جی، اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! 28 نئے رہائشی کوارٹرز وہاں پر بنے ہیں اور ملازمین کے لئے 60 نئی بیرکیں بہاولپور میں بن رہی ہیں۔ ابھی بھی پورے پنجاب میں جو جیلیں ہیں ان میں 22 جیلوں پر 28 ڈبل سٹوری رہائش گاہیں زیر تعمیر ہیں، جو امید ہے کہ 30-جون 2018 تک انشاء اللہ تعالیٰ مکمل ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پنجاب کی جتنی بھی جیلیں ہیں، جتنے بھی ملازمین ہیں ان سب کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے محکمہ نے کوئی ماسٹر پلان بنایا ہے کہ پانچ سال میں، دس سال میں، پندرہ سال میں تمام ملازمین کو رہائش گاہیں میسر آ جائیں گی کیونکہ یہ ایک بڑی basic necessity ہے جس کو پورا کیا جانا ضروری ہے۔ اس طرح کا اگر کوئی ماسٹر پلان محکمہ نے تیار کیا ہوا ہے، ہاں یا نہیں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یاناں میں جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! بالکل کیا ہوا ہے۔ ہر سال بجٹ کے مطابق ضرورت سے کم، پوری نہیں تو کم تو ضرور بن رہی ہیں لیکن یہ امید ہے کہ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو اگلے پانچ سال میں یہ کمی جو ہے پوری ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! آئی جی جیل خانہ جات نے ان کو جو لکھ کر دے دیا ہے وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: انہیں بات تو کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وہ خود بات کر رہے ہیں، آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے (قطع کلامیاں)

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! [******]

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! [******]

رانالیاقت علی: جناب سپیکر! [*******]

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! [*******]

MR SPEAKER: No cross talk. No cross talk. No cross talk. I say no cross talk.

آپ تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کو اپنا روّیہ تبدیل کرنا چاہئے۔ یہ پنجاب اسمبلی ہے۔

رانالیاقت علی: جناب سپیکر! ان کا یہ روّیہ ہم نہیں چلنے دیں گے۔ آپ کوئی ڈکٹیٹر ہو۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order Please. Order please.

رانا صاحب! نہ کریں۔ Have your seat. Have your seat please.

شیخ صاحب! شیخ صاحب! Order please. Order please. Order please. یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھیں۔ شیخ صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ please. No cross talk Have your seat. Order at all. آپ کیا کر رہے ہیں۔ جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر: گزارش ہے، میرا خیال ہے کہ ماحول کو اچھے طریقے سے چلایا جائے۔ یہ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں لیکن آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جب ڈوگر صاحب نے بات کی تو ہمارے بھائی شیخ صاحب نے پہلے لقمہ دیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8639 محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 9671 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کرتے ہیں۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9708 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں ڈی ایف سی کے ماتحت ملازمین کی تعداد
اور گورومانگٹ غلہ گودام کی الاٹمنٹ کرنے کی تفصیلات

*9708: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے ماتحت کتنے ملازمین کہاں کہاں کس عہدہ و گریڈ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں کتنے غلہ گودام کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان میں اس وقت کتنی گندم محفوظ ہے یہ کس کس سال کی ہے؟

(د) گندم کتنے سال تک محفوظ رہ سکتی ہے اور کتنے سال بعد اپنی افادیت کھو دیتی ہے؟

(ہ) گورومانگٹ میں غلہ گودام کتنے رقبہ پر تھا یہ کس اتھارٹی کے حکم کے تحت کس محکمہ / ادارہ کو الاٹ کیا گیا ہے اس کی الاٹمنٹ کی کاپی فراہم کریں؟

(و) لاہور میں مزید کتنے غلہ گودام کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولرز لاہور کے ماتحت ملازمین کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں درج ذیل غلہ گودام ہیں۔(مغلپورہ، رائیونڈ، رکھ چھبیل)

(ج) رکھ چھبیل اور رائیونڈ میں اس وقت تمام سٹاک لوکل فلور ملز کو فروخت ہو چکا ہے تاہم خریداری سکیم 19-2018 بمطابق پالیسی جاری ہے جبکہ مغلپورہ کے گوداموں میں

2015-16 سکیم 1211,558 میٹرک ٹن اور 2017-18 کی 3788.246 میٹرک ٹن موجود ہے کل سٹاک 4999.804 میٹرک ٹن گندم موجود ہے مغلپورہ سنٹر پر بھی 2018-19 خریداری سکیم بمطابق پالیسی جاری ہے۔

(د) اگر گندم کی حفاظت محکمانہ ہدایت کے مطابق بروقت کی جائے تو گندم تقریباً تین سے چار سال تک محفوظ رہ سکتی ہے۔

(ہ) گوروماٹگٹ گودام کا رقبہ 86 کنال 10 مرلے تھا اور یہ رقبہ (ایل ڈی اے) کی ملکیت تھا اور اس نے واپس لے لیا ہے فرد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گزشتہ پانچ سال کی اوسط کے مطابق ضلع لاہور کی فلور ملز محکمہ خوراک سے سالانہ 378000 میٹرک ٹن گندم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ محکمہ کے پاس ایک لاکھ ٹن سے زائد ذخیرہ کاری کی گنجائش موجود ہے محکمہ کو 250000 میٹرک ٹن گندم کی ذخیرہ کاری کے لئے گوداموں کی مزید ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہاں جن تین غلہ گوداموں کے مجھے نام بتائے گئے ہیں۔ میرا آپ کے توسط سے ضمنی سوال یہ ہے کہ رکھ چھبیل اور رائیونڈ کے جو گودام ہیں ان میں storage capacity کتنی ہے اور ان میں جو گندم رکھی جاتی ہے اس کو جو فروخت کیا ہے وہ کس ریٹ سے کیا ہے، مطلب اس کی فروخت کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: رکھ چھبیل اور رائیونڈ میں اس وقت تمام سٹاک لوکل فلور ملز کو فروخت ہو چکا ہے۔ جی، آگے انہوں نے جو پوچھا ہے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ابھی جو وہاں 2017-18 کا سٹاک پڑا ہے وہ 3788 میٹرک ٹن ہے، 2015-16 کا 1211 میٹرک ٹن پڑا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ storage capacity کتنی ہے؟ مطلب جب آپ ساری گندم وہاں اکٹھی کرتے ہیں تو آپ نے جو یہاں بتایا ہے کہ اتنی گندم ہمارے پاس ابھی بچی

ہوئی ہے اور ادھر پڑی ہے، یہ نہیں میں پوچھ رہی، میں پوچھ رہی ہوں کہ ایک سٹور کے اندر ٹوٹل کتنی capacity ہے۔ دو سٹور ہیں، دونوں سٹوروں رائیونڈ اور رکھ چھبیل میں کتنی capacity ہے، ایک وقت میں کتنی گندم آسکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، دونوں سٹورز میں at the same time کتنی گندم آسکتی ہے؟ علیحدہ علیحدہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہاں لاہور میں دونوں سٹورز میں تقریباً ایک لاکھ ٹن کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر: ایک لاکھ ٹن کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی۔ ایک لاکھ میٹرک ٹن۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ دونوں سٹورز میں ایک لاکھ میٹرک ٹن کی گنجائش ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر جو اس وقت موجود ہے، 18-2017 اور 16-2015 کا جو بتا رہے ہیں، وہ تو پھر ان کی بتائی ہوئی تعداد سے بہت زیادہ گندم موجود ہے اس وقت جو بچی ہوئی ہے۔ آگے اوپر جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوکل ملوں کو گندم فروخت بھی کر چکے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں لیکن کم از کم ہمیں accurate تو پتا چلے کہ ان میں گندم کی کتنی storage capacity ہے۔ چونکہ جتنی show ہو رہی ہے پارلیمانی سیکرٹری اس سے کم بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ گندم کی storage capacity پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! لاہور کے ان گوداموں میں ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کی storage capacity ہے۔ بقایا تقریباً اڑھائی لاکھ میٹرک ٹن گندم open گنجیوں میں رکھی جاتی ہے۔ پہلے open stock اٹھایا جاتا ہے اور اس کے بعد گوداموں والا اٹھایا جاتا ہے اس لئے بقایا گندم گوداموں میں پڑی ہے اور open والی اٹھالی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نئی گندم مارکیٹ میں آگئی ہے اگر ابھی تک پرانی گندم فروخت نہیں ہوئی اور سٹوروں میں پڑی ہے اور بہت ساری جگہوں پر تو open بھی پڑی ہے تو نئی گندم کا کیا future ہو گا؟ اگر یہ پہلے والے سٹور خالی ہی نہیں کر سکے تو پھر نئی گندم کہاں accommodate کریں گے

۔ جس طرح میں نے دو سٹوروں کا نام لیا ہے اسی طرح باقی سٹوروں میں بھی گندم موجود ہو گی۔ آگے بارشوں کا موسم شروع ہو جائے گا، اگر حکومت مقررہ وقت کے اندر پرانی گندم فروخت نہیں کر سکی تو پھر نئی گندم کا کیا future ہو گا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب بھی کافی گندم فروخت ہو رہی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہر سال جو سٹاک بچ جاتا ہے وہ گوداموں میں پڑا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: تین سال تک پڑا رہ سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! گندم تین سال تک گوداموں میں پڑی رہ سکتی ہے۔ اس دفعہ حکومت نے گندم ایکسپورٹ بھی کی ہے اور لوکل مارکیٹ میں بھی دی ہے۔ ضرورت کے لئے extra گندم گوداموں میں رکھنا پڑتی ہے۔ ابھی سیزن شروع ہوا ہے اس کی purchase ہو گی تو پچھلا سٹاک نکال دیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں جو دو سٹور بتا رہی ہوں ان میں جو گندم سرکاری ریٹ پر فروخت کی گئی ہے اس کی amount بتا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ کسی مل کے کوئی بقایا جات رہتے ہیں یا سب ملیں گندم کے پیسے حکومت کو دے چکی ہیں؟

جناب سپیکر: ملوں نے تو پیسے دے دیئے ہوں گے میرے خیال میں اس میں تو کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ملیں ساتھ ہی ساتھ payment دیتی ہیں اس لئے ملوں کی طرف بقایا جات نہیں رہتے ان کی پوری payment ہو چکی ہے۔ اگر اس کی پوری amount لینی ہے تو پھر fresh question کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسی کے جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ گورومانگٹ گودام کا رقبہ 86 کنال 10 مرلے تھا اور یہ رقبہ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لیکن ایل ڈی اے نے واپس لے لیا ہے۔ مجھے

اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایل ڈی اے نے کن شرائط پر محکمہ خوراک کو یہ گودام دیا تھا اور ایل ڈی اے کس قانون کے تحت گودام کرائے پر دے سکتا ہے اس کا کوئی legal procedure بتادیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ جگہ open تھی یا اس میں گودام تھے؟ محکمے نے ادھر گنجیاں لگائی ہوں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ رقبہ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا۔

جناب سپیکر: اب بھی ایل ڈی اے کی ہی ملکیت ہے۔ اس کی فرد میرے سامنے پڑی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، اب بھی ایل ڈی اے ہی کی ملکیت ہے۔ ایل ڈی اے کو اپنے رقبے کی ضرورت پڑی ہے تو انہوں نے محکمہ خوراک سے واپس لے لیا ہے چونکہ ان کی امانت تھی اس لئے انہیں واپس دے دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ جب محکمہ خوراک نے ان سے یہ گودام کرائے یا لیز پر لیا تو اس کے لئے کیا procedure adopt کیا تھا؟ کیا وہ کسی auction کے تحت لیا تھا یا اس کی کیا شرائط تھیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں کہ آپ نے یہ ٹھیکے پر لیا تھا یا محکمے نے ویسے ہی قبضہ کر لیا تھا؟ باقی باتیں بعد میں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ گودام کرائے پر نہیں تھے بلکہ ایل ڈی اے سے محکمہ خوراک نے ویسے ہی لئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ گودام کرائے پر نہیں لئے ہوئے تھے بلکہ ایل ڈی اے نے بغیر کرائے کے ہی محکمہ خوراک کو دیئے ہوئے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): اینہاں نوں دانے دیندے ہون گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا کوئی محکمہ اپنی بلڈنگ بغیر کسی شرط یا بغیر قانون وضابطے کے دے سکتا ہے؟

جناب سپیکر: اب پتا نہیں کہ وہاں بلڈنگ تھی یا خالی زمین تھی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ اس کے بغیر آپ اسے کیا کہیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کی اس بات کا سوال سے ربط نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! دونوں محکمے پنجاب گورنمنٹ کے ہیں، بعض اوقات ایک محکمہ دوسرے محکمے کو بغیر لیز اور کرائے کے بلڈنگ دے دیتا ہے

۔

جناب سپیکر: جس میں عوام کا فائدہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، جس میں عوام کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ عوام کے فائدے کے لئے تو نہیں ہوتا بلکہ ہر سرکاری کام کا ایک procedure ہوتا ہے جسے adopt کرنا ہر محکمے کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس وقت ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ کو بتا سکیں۔ اب آپ اگلے سوال پر آئیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9711 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی جیلوں میں قیدی خواتین کے لئے سہولیات اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9711: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی جیلوں کے سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ب) ان جیلوں میں قیدی / حوالاتی خواتین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) جس جیل میں خواتین قیدی / حوالاتی ہیں وہاں پر ڈیوٹی پر مامور ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) خواتین قیدیوں / حوالاتیوں کی بیرک یا جیل میں تعینات ملازمین عورتیں ہیں یا مرد حضرات بھی ڈیوٹی دے رہے ہیں؟

(ہ) سال 2017 کے دوران کتنی خواتین قیدی / حوالاتیوں نے تعینات ملازمین کے خلاف شکایات کس کس اتھارٹی کو جمع کروائیں اور ان پر کیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر):

(الف) لاہور میں اس وقت دو جیلیں ہیں سنٹرل جیل لاہور کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور واقع فیروز پور روڈ، نیز ان دونوں جیلوں کی سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیلات مدوار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں اور نہ ہی اس جیل میں خواتین کے لئے کوئی بارک ہے۔ جبکہ سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت خواتین کی کل تعداد 141 ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

حوالاتی خواتین	94
قیدی خواتین	42

سزائے موت خواتین 05

141

نیز ان خواتین کے لئے مذہبی تعلیم ، تعلیم بالغاں، بچوں کا سکول ، ٹیوٹا کے زیر انتظام دو ووکیشنل سنٹرز (I) بیوٹیشن (II) فیشن ڈایزائننگ موجود ہیں جہاں تین تین ماہ کا کورس کروایا جاتا ہے۔ خواتین کے لئے چارپائیاں، واٹر چیلرز، کمروں میں TV اور الگ سے ہسپتال وارڈ موجود ہیں۔ تمام خواتین اسیران کو اپنے خونی رشتہ داروں سے اندرون جیل قائم کردہ PCO سے کال کرنے کی سہولیات میسر ہے۔ تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولیات میسر ہیں اور اس مقصد کے لئے وومن میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔

علاوہ ازیں ڈی ایچ کیو ہسپتال سے ایمرجنسی کی صورت میں سپیشلسٹ / گائناکالوجسٹ ہفتہ وار خواتین کے چیک اپ کے لئے وزٹ کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں ہر ماہ میں دو دفعہ سیشن جج صاحبان وزٹ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں قید خواتین کو رہائی دلواتے ہیں اور کسی قسم کی شکایت کی صورت میں شکایت کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ج)

1. سنٹرل جیل لاہور پر خواتین قیدیوں / حوالاتیوں پر درج ذیل خواتین سٹاف اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے:

i. فریحہ اشرف لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (BPS-17)
ii. ڈاکٹر صالحہ، لیڈی میڈیکل آفیسر (BPS-17)
iii. حنا اکرم، لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (BPS-16)
iv. مصباح غفار، لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (BPS-16)
v. عمارہ، انچارج TEVTA (BPS-16)
vi. ثناء، بیوٹیشن کلاس (BPS-14)
vii. گل نرگس، فیشن ڈیزائننگ کلاس (BPS-14)
viii. اسماء، اکاؤنٹنٹ (BPS-11)
ix. قدسیہ ظفر، لیڈی ہیلتھ وزٹر (BPS-8)
x. منیبہ شاہ، لیڈی ہیلتھ وزٹر (BPS-8)
xi. مقصودہ بی بی، لیڈی ہیڈ وارڈر (BPS-7)

xii. شگفتہ سجاد، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xiii. شفقت امانت، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xiv. آسیہ شریف، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xv. ثمینہ شریف، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xvi. منزہ یوسف، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xvii. آسیہ بشیر، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xviii. شبانہ کوثر، لیڈی وارڈر (BPS-5)

xix. بشیراں بی بی، لیڈی وارڈر (BPS-5)

2. ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں۔

(د)

1. سنٹرل جیل لاہور پر خواتین قیدیان / حوالاتیاں کی بیرک / وارڈ میں صرف لیڈی ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل اوپر دی گئی ہے۔ خواتین وارڈ میں سپرنٹنڈنٹ جیل کے علاوہ کسی بھی مرد / ملازم کا داخلہ قطعی طور پر ممنوع ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل لاہور

سال 2017 کے دوران خواتین قیدیان / حوالاتیان نے تعینات ملازمین کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہ کی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور

ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر خواتین قیدی / حوالاتی نہ ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں اور نہ ہی اس جیل میں خواتین کے لئے کوئی بیرک ہے جبکہ سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت خواتین کی کل تعداد 141 ہے۔ اگر ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خاتون قیدی نہیں ہے تو یہ اچھی بات ہے لیکن بیرک کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی بتا دیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ بیرک کیوں نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر وہاں پر کوئی قیدی / حوالاتی نہیں رکھنی تو پھر بیرک بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ بیرکیں تو ضرورت کے لئے بنائی جاتی ہیں لیکن جب خواتین قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے سارا arrangement سنٹرل جیل میں کر دیا گیا ہے تو پھر ڈسٹرکٹ جیل میں خواتین کے لئے بیرک بنانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چلیں میں یہ بات مان لیتی ہوں لیکن میرا سوال پھر وہیں آجاتا ہے کہ اگر سنٹرل جیل میں 141 خواتین موجود ہیں تو ان کے لئے وہاں کتنی بیرکیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے یہ تو پوچھا ہی نہیں ہے۔ آپ نے جس کا پوچھا ہے اس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اوپر نہیں پوچھا تھا لیکن انہوں نے جواب دیا ہے لیکن نیچے جواب نہیں دیا جہاں پر عورتیں موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! سنٹرل جیل میں دو بیرکیں ہیں اور ان میں دس سیل موجود ہیں۔ جہاں خواتین کو رکھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں بتایا گیا ہے کہ 141 خواتین موجود ہیں تو کیا دو بیرکوں میں 141 خواتین کو رکھا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب محترمہ نے بیرک کا سائز بھی پوچھنا ہے آپ وہ بھی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر مرد ہوں تو دو دو، تین تین سو ایک بیرک میں رکھے جاتے ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں خواتین کے لئے دو بیرکیں اور 10 سیل ہیں۔ میرے خیال کے مطابق ضرورت کے تحت یہ کافی ہیں اگر کوئی کمی بیشی ہے تو محترمہ اس کی نشاندہی فرما دیں اس کو اگلے مالی سال میں پورا کر دیا جائے گا یعنی مزید بیرکیں بنا دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں آپ کی بات نہیں سُن سکا لہٰذا دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں خواتین کے لئے اس وقت دو بیرکیں اور دس سیل موجود ہیں۔ اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو محترمہ اس کی نشاندہی فرما دیں انشاءاللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیا جائے گا۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ قیدیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں اور اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب میں 41 جیلیں بنائی گئی ہیں۔ محکمہ جیل خانہ جات بہت اچھا کام کر رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں تنقید نہیں کر رہی اور میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری کو بُرا نہیں منانا چاہئے۔ ابھی انہوں نے خود ہی بتایا ہے کہ ہم ایک بیرک میں دو دو، تین تین سو آدمی رکھتے ہیں۔ میں نے جیل دیکھی ہوئی ہے، میں خود جیل گئی ہوں اور مجھے بیرک کا سائز بخوبی علم ہے تو ایک بیرک میں دو دو، تین تین سو قیدی کیسے رہ سکتے ہیں؟ یہاں جواب میں جیل میں مہیا کی جانے والی جن سہولتوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی اور دنیا کی جیل ہے کہ جس کے اندر یہ تمام facilities مہیا کی گئی ہیں۔ جیل کے حالات اور وہاں قیدیوں کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ صرف کاغذات میں لکھ دینا کافی نہیں بلکہ عملی طور پر قیدیوں کو یہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر: ہمیشہ کاغذات پر لکھا ہوا ہی پڑھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جن سہولتوں کا ذکر جواب میں کیا گیا ہے اگر واقعی جیل کے اندر یہ سہولتیں اور ایسا ماحول قیدیوں کو فراہم کر دیا جائے تو ملک کے اندر جرائم کم ہو جائیں گے۔ جب ایک چھوٹا مجرم جیل جاتا ہے تو وہ بڑا مجرم بن کر باہر نکلتا ہے۔ آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ کوئی قیدی جیل جانے کے بعد سُدھر گیا ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! جیل والے تو سدھارنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ اب قیدی باہر آ کر پھر وہی کام شروع کر دے تو جیل والے کیا کر سکتے ہیں؟ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9738 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں سالانہ گندم کی کھپت اور باردانہ سے متعلقہ تفصیلات

*9738: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں سالانہ گندم کی کتنی کھپت ہے اس وقت صوبہ میں یکم مارچ 2018 تک ضلع وار کتنی گندم سٹوریج میں ہے نیز گندم کو سٹور کرنے کے کیا کیا طریقے اپنائے جارہے ہیں نیز اوسطاً سالانہ کتنے فیصد گندم سٹوریج کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے؟

(ب) حکومت 2018 کے سیزن میں گندم کی خرید کا کیا سرکاری نرخ مقرر کر رہی ہے؟

(ج) باردانہ کی تقسیم کی کیا پالیسی اور طریقہ اس سیزن میں طے کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) امسال صوبہ میں کھپت گندم 2690974 میٹرک ٹن ہے۔

یکم مارچ 2018 کو 5286664 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گندم کی ذخیرہ کاری گوداموں اور کھلے آسمان تلے بصورت گنجیاں کی جاتی ہے اور گنجیوں کی حفاظت کے لئے پولی تھین کی ترپالیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ گندم موسمی تغیرات سے محفوظ رہے نیز حشرات سے بچاؤ کے لئے کیمیائی دھونی دی جاتی ہے۔ ان طریقوں پر عمل کرنے سے ذخیرہ شدہ گندم محفوظ رہتی ہے اور اب تک ذخیرہ کاری میں کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) سرکاری نرخ خرید گندم 1300 روپے فی چالیس کلوگرام مختص کیا گیا ہے۔

(ج) باردانہ کی تقسیم کاری کے لئے درج ذیل طریقہ طے کیا گیا ہے۔

1. محکمہ مال گرداوری بابت کاشت گندم مہیا کرے گا۔
2. زمینداران 16 تا 20۔اپریل درخواستیں سنٹر کوآرڈینیٹر کے پاس اپنے موضع کے ملحقہ سنٹر پر جمع کروائیں گے۔
3. یہ درخواستیں نمبر لگانے کے بعد بذریعہ کمپیوٹر آپریٹر PITB کو منتقل کر دی جائیں گی۔
4. بعد ازاں PITB یہ ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو برائے تصدیق منتقل کر دے گا۔

5. اس تصدیق کے بعد تفصیلات PITB کو برائے اجراء حتمی فہرست بھجوادی جائیں گی اور متعلقہ محکمہ یہ فہرستیں ڈپٹی کمشنر کو بھجوادیں گے اور اس کے بعد یہ فہرست متعلقہ مرکز خرید گندم پر آویزاں کر دی جائیں گی اور ان کی بنیاد پر مورخہ 26-اپریل سے اجراء باردانہ شروع کر دیا جائے گا۔

6. زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن (100) کلوگرام یا 160 تھیلا پولی پراپلین 50 کلوگرام اجراء کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ اوسطاً سالانہ کتنے فیصد گندم سٹوریج کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ: "اب تک ذخیرہ کاری میں کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔" میں اس جواب کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں ذاتی طور پر معلومات رکھتا ہوں کہ ہر گنجی کے اُوپر جو سٹوریج ہوتی ہے اس کا نقصان ہوتا ہے۔ بوریوں کے اُوپر بوریوں کی تہہ لگائی جاتی ہے، جو نچلی بوریاں ہوتی ہیں بتدریج اس کے اندر decay ہوتا ہے اور گندم ضائع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو صحیح جواب دینا چاہئے اور ایوان کے سامنے درست بات کو admit کرنا چاہئے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ احتجاج نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس جو جواب تھا وہ انہوں نے آپ کو دے دیا ہے۔ اس میں احتجاج والی کیا بات ہے؟ آپ نشاندہی کر دیں تو وہ اس گنجی یا سٹوریج کو چیک کروا لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نشاندہی کر رہا ہوں کہ ہر گنجی کے اندر گندم ضائع ہوتی ہے اور میں اس بات کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! محکمہ کے zero losses ہوتے ہیں اور کوئی گندم ضائع نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اب بتائیں؟ پارلیمانی سیکرٹری تو آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسمبلی ختم ہو رہی ہے اگر موقع ملا تو میں انشاءاللہ انہیں ویڈیو لا کر پیش کروں گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال گندم کی خریداری کے حوالے سے انہوں نے کیا پالیسی اپنائی ہے؟ میں چند روز پہلے قائد حزب اختلاف کے چیمبر میں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے میاں محمود الرشید سے پوچھا کہ آپ نے اپنی گندم کا کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فصل خراب ہو کر 1150 روپے فی من کے حساب سے میں نے اپنی گندم آڑھتی کو فروخت کر کے اپنی جان چھڑائی ہے کہ اس کو کہاں سٹور کریں گے حالانکہ گورنمنٹ کا ریٹ -/1300 روپے فی من ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو اپنے فائدے کے لئے ایسا کیا ہے حالانکہ حکومت تو -/1300 روپے فی من کے حساب سے گندم خرید رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی پالیسی انتہائی ناقص ہے۔ انہوں نے باردانہ کی فراہمی کے لئے کوٹا مقرر کیا ہوا ہے۔ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن (100) کلو گرام یا 160 تھیلا پولی پراپلین (50 کلو گرام) کا اجراء کیا جائے گا۔"

جناب سپیکر! کتنی زمین پر یہ دیا جائے گا اور کتنی پیداوار پر دیا جائے اس کی ذرا وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق فی ایکڑ آٹھ بوری گندم خریدی جائے گی اور ایک زمیندار سے زیادہ سے زیادہ 80 بوری گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر! محکمہ کے پاس تقریباً 7 لاکھ اور 11 ہزار درخواستیں آئی ہیں۔ ان میں 6 لاکھ 64 ہزار درخواستیں valid تھیں اور منظوری ہوئی ہیں۔ اس سال جس زمیندار نے درخواست دی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اسے لازماً باردانہ مہیا کیا جائے گا اور اس سے گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بات کرتے ہوئے میرا ذکر فرمایا ہے تو میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہوں گا کہ یہ پالیسی کاغذوں میں تو بن جاتی ہے۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب محمد وحید گل صاحب! قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں پہلے ان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا 20 منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، نہیں کیونکہ House in order نہیں ہے۔ تمام معزز ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔ گنتی کی گئی۔۔

نوٹ: کورم کی نشاندہی پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں شوگر ملوں سے متعلقہ تفصیلات

*9739: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنی شوگر ملیں ہیں اور ان کے مالکان کون کون ہیں ہر مل کی زیادہ سے زیادہ روزانہ کی کرشنگ capacity کتنی کتنی ہے رواں سیزن میں صوبہ میں کل کتنے رقبہ پر گنا کاشت ہوا؟

(ب) ہر مل کے ذمہ کسانوں کے کتنے کتنے بقایا جات ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یسین):

(الف) پنجاب میں اس وقت 47 شوگر ملیں ہیں۔ جن میں سے 43 شوگر ملیں چالو ہیں۔ شوگر مل مالکان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شوگر ملوں کی روزانہ کی کرشنگ capacity کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں سیزن میں صوبہ پنجاب میں کل 2.12 ملین ایکڑ گنا کاشت ہوا۔

(ب) کرشنگ سیزن 18-2017 میں پنجاب کی 43 چالو شوگر ملوں نے مبلغ -/169,397,037,597 روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ -/142,387,048,505 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 84.06 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ -/27,009,989,092 روپے ہے۔ مل وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات

*9742: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کتنے اضلاع میں کام کر رہی ہے نیز ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر کہاں واقع ہے؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کو سال 2017 میں جرمانہ کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی ماہانہ وار تفصیل سے بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی تا حال پنجاب کے تمام اضلاع میں آپریشنل ہے نیز پنجاب فوڈ اتھارٹی ننکانہ صاحب دفتر میں ٹوٹل 13 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر نبی پورہ گاؤں لاہور سرگودھا روڈ شیخوپورہ میں واقع ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2017 میں -/217,416,749 روپے جرمانے کی مد میں وصول کئے ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں گندم کی خریداری اور باردانہ سے متعلقہ تفصیلات

*9743: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل میں گندم کی خریداری کے لئے سال 2018 میں کتنے مراکز مستقل اور عارضی قائم کئے جا رہے ہیں؟

(ب) سال 2018 کا باردانہ تقسیم کا طریق کار واضع کریں اور کیا کاشتکاروں کی باردانہ کی تقسیم میں پٹواری مافیا سے جان چھوٹ سکتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ننکانہ کی تحصیل سانگلہ ہل میں خریداری گندم سکیم 19-2018 کے لئے خریداری ہدف 14500 میٹرک ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

مستقل سنٹر سانگلہ ہل	7500 میٹرک ٹن
عارضی سنٹر مڑھ بلوچاں	7000 میٹرک ٹن

(ب) مورخہ 16-اپریل 2018 تا 20-اپریل 2018 کے دوران ایسے کاشتکارن / کسان جو اپنی گندم محکمہ خوراک کو فروخت کرنے کے متمنی ہوں گے، متعلقہ خریداری مرکز پر اپنی درخواستیں جمع کروائیں گے۔ متعلقہ خریداری مرکز پر محکمہ مال کی طرف سے مہیا کردہ گرداوری فہرست

کے مطابق زیادہ سے زیادہ دس ایکڑ کے لئے باردانہ کے حقدار ہوں گے، تاہم درخواستوں کی پڑتال متعلقہ ضلع کے DC اور پنجاب لینڈ اتھارٹی کے اراضی مراکز کے ذریعے ہوگی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ زیر کاشت ایکڑ کی تعداد کو مد نظر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کے اجراء کی حد کا تعین کرے گی۔ باردانہ کے اجراء کے طریق کار میں پٹواری کا کوئی کردار نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 3۔ مئی 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔